www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان
فلك	فَلَكٌ آسمان فُلْكٌ کشتی	قبل	قَبْل پہلے قِبَل جانب (مقابلہ ۲۴/۲۴)	قذف	قَذَفَ پھینکنا۔ ڈالنا
فلن	فلان نام، رکھنا		قُبُل سامنے قَبِيلَة قبیلہ	قرء	قُرْآن قرآن قُرُوْء حیض
فند	فَنَّدَ مذاق اڑانا		(قِبْلَة قبلہ) قَبِلَ تَقَبَّلَ قبول کرنا		قَرَءَ پڑھنا اَقْرَاَ پڑھانا
فنن	اَفْنَان شاخ		اَقْبَلَ آگے بڑھنا۔ رُخ کرنا سامنے آنا	قرب	قُرْبَان نذر و نیاز قُرْبٰی رشتہ دار
فنى	فَنِيَ ہلاک ہونا		(تَقَابَلَ آمنے سامنے ہونا ۱۵/۴۷)		قَرُبَ نزدیک آنا۔ مجامعت کرنا
فوت	فَاتَ گم ہونا تَفَاوُت فرق		(اِسْتَقْبَلَ سامنے سے آنا ۴۶/۲۴)		قَرَّبَ نزدیک کرنا۔ نذر مانا۔ رتبہ پانا
فوج	فَوْج لشکر	قتر	قَتَرَة سیاہی قَتُوْر بخیل		(اِقْتَرَبَ قریب آجانا)
فور	فَوْر جلدی فَارَ ابلنا۔ چشمہ پھوٹنا		قَتَرَ تنگ دست ہونا	قرح	قَرْح زخم
فوز	فَازَ کامیاب ہونا۔ نجات پانا		اِقْتَرَ بخل کرنا۔ خرچ کرنا	قرد	(قِرَدَة بندر ض ۲/۲)
	(ج ۱/۲) مَفَازَة پناہ	قتل	قَتَلَ قتل کرنا۔ مارنا۔ ہلاکت	قرر	قوارير شیشہ
فوض	فَوَّضَ سپرد کرنا		قِتَال جنگ قَتَّلَ (بری طرح مارنا)	قرّ	ٹھہرنا۔ ٹھنڈا ہونا۔ قرار پکڑنا
فوق	فَوَاق تھوڑا فوق اوپر (۱۲/۶۶)		قَاتَلَ لڑنا۔ ہلاک کرنا		اَقَرَّ ۔ اقرار کرنا
آفاق	تندرست ہونا		(اِقْتَتَلَ لڑ پڑنا ۴۹/۹)		(اِسْتَقَرَّ قائم رہنا ۶/۱۴۳)
فوم	(فُوْم گندم ض ۲/۲)	قثأ	(قِثَّاء ککڑی ض ۲/۲)	قرش	(قُرَيْش قوم ض ۱/۴)
فوه	(فاه ۔ فم منہ ض ۲/۲)	قحم	اِقْتَحَمَ مشقت میں ڈالنا	قرض	قَرَضَ کترا جانا
فهم	فَهَّمَ سمجھانا	قد	قَدْ بیشک		اَقْرَضَ ادھار دینا قَرْض اُدھار
فیٔ	فَاءَ لوٹنا فَيْء مال و دولت	قدح	قَدَحَ آگ جلانا	قرطس	قِرْطَاس کاغذ
	اَفَاءَ مال و دولت دینا۔ لوٹانا	قدّ	قَدَّ پھاڑنا	قرع	قَارِعَة قیامت۔ آواز
	(تَفَيَّأَ سایہ کا ڈھلنا ۱۶/۴۸)	قدر	قَدْر ۔ قَدَر ۔ مِقْدَار اندازہ تنگی	قرف	اِقْتَرَفَ کمانا
فیض	فَاضَ بہنا چشمہ کا پھوٹنا اور بہنا		(قِدْر (ج قدور) ہنڈیا ض ۲/۴)	قرن	قَرْن زمانہ قَرِين دوست۔
	اَفَاضَ بہانا مشغول ہونا۔ لوٹنا		قَدَرَ تنگ کرنا۔ قابو پانا		ساتھی۔ ہم آہنگی
فیل	(فِيْل ہاتھی ض ۲/۱)		قَدَّرَ اندازہ لگانا (اِقْتَدَرَ قادر ہونا ۴۲/۴۴)		ذوالقرنین ض ۱/۲ (قارون ض ۱/۵)
	ق	قدس	قُدُس ۔ قُدُّوْس پاک		اَقْرَنَ قابو پانا قَرَنَ جکڑنا
قبح	قَبُحَ برا ہونا		قَدَّسَ تسبیح و تقدیس کرنا		اِقْتَرَنَ نزدیک ہونا
قبر	قَبْر قبر اَقْبَرَ قبر میں رکھوانا (۸/۲۱)	قدم	قَدَم پاؤں قِدَم قدیم پرانا	قری	قَرْيَة شہر بستی
قبس	قَبَسَ آگ جلانا قَبَس انگارا		قَدِمَ آگے پہنچنا قَدَّمَ آگے بھیجنا	قسور	(قَسْوَرَة شیر ببر ض ۲/۱)
	(اِقْتَبَسَ آگ سے آگ لینا)		تَقَدَّمَ آگے بڑھنا	قس	قِسِّيْسِيْن عالم
قبض	(قَبْضَة مٹھی ض ۲/۲)		(اِسْتَقْدَمَ آگے بڑھنے کی خواہش کرنا ۲۴/۴۹)	قسط	قَسَطَ انصاف کرنا بے انصافی کرنا (ض ۲/۱)
	قَبَضَ بند کرنا۔ پکڑنا۔ تنگی کرنا	قدو	اِقْتِدَاء اطاعت کرنا		اَقْسَطَ انصاف کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ (۵۷/۲۰) — جیسے بارش (کہ اس سے کھیتی اگتی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے۔

اور کفر کی ضد ایمان ہے اور اسے کفر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان پر پردہ پوشی کی جاتی ہے (م۔ل) قرآن میں ہے:

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ (۱۸/۳۷) — تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا تھا کہنے لگا۔ کیا تو منکر ہو گیا اس سے جس نے پیدا کیا تجھے مٹی سے۔ (عثمانیؒ)

اور کُفْرٌ بمعنی احسان فراموشی بھی ہوتا ہے۔ اس معنی میں اس کی ضد شُکْرٌ ہے (۱۴)

ماحصل: (۱) اَبٰی۔ کسی بات کو قبول کرنے سے انکار۔ اڑ جانا۔ نہ ماننا۔ تسلیم نہ کرنا۔

(۲) جحد۔ ایسی بات سے انکار جس کا دل میں یقین ہو۔

(۳) اَنْکَرَ۔ کسی چیز کو نہ پہچاننے کی وجہ سے انکار۔

(۴) کَفَرَ۔ حق بات پر پردہ ڈالتے ہوئے انکار کر دینا۔

۴۴۔ انگلیاں

کے لیے دو الفاظ اَصَابِعَ اور اَنَامِلَ آئے ہیں:

۱۔ اَصَابِعُ: اصبع کی جمع ہے۔ جس کے معنی انگلی کا ناخن والا پور۔ خم اور جوڑ کا مجموعہ ہے (مف) قرآن میں ہے:

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ (۲/۱۹) — وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں۔

اور صرف پوروں کے لیے بَنَان کا لفظ آیا ہے جس کا واحد بنانۃ ہے۔ قرآن میں ہے:

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ (۷۵/۴) — کیوں نہیں، اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں۔

۲۔ اَنَامِلُ: اَنْمَلَۃٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں انگلی کا بالائی حصہ اور اس کی اطراف (مف) قرآن میں ہے:

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (۳/۱۱۹) — اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔

۴۵۔ اوڑھنا

کے لیے اِسْتَغْشٰی (غشی) اِدَّثَرَ (دثر) اور اِزَّمَّلَ (زمل) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ استغشٰی، غشی کے معنی کسی چیز کا دوسری چیز کو ڈھانپ لینا۔ اور یہ لفظ اوپر سے ڈھانک لینے یا پردہ ڈالنے کے معنی میں آتا ہے (م ل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ـ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ (۳۷ / ۴۷)

جو سفید رنگ اور پینے میں نہایت لذیذ ہوگی۔ اس سے نہ تو درد سر ہو اور نہ اس سے متوالے ہوں۔

ماحصل: (۱) لغو: فضول بکواس اور بے سوچے سمجھے شور مچانا۔

(۲) ھزل: دفع الوقتی کے لیے ہنسی مذاق اور خوش گپیوں کو۔ اور

(۳) نزف: ان بہکی باتوں کو کہتے ہیں جو نشہ میں بدمست آدمی کیا کرتے ہیں۔

۸۰ ـــ بیہوش ہونا

کے لیے صَعِقَ، سَکِرَ، غَمَرَ اور صَرَعَ اور غشی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صَعِقَ: دہشت اور گھبراہٹ کی وجہ سے بیہوش ہونے کو کہتے ہیں (ف۔ل ۱۳۰) اور صاعقہ گرنے والی بجلی کو یا اس خوفناک دھماکہ کو جس کا تعلق اجسام علوی سے ہو (تفصیل بجلی میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (۷ / ۱۴۳)

جب اس کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربانی نے) اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے

۲۔ سَکِرَ: سُکر ایسی حالت کو کہتے ہیں جب انسان عقل و ہوش کھو بیٹھے (مف) قرآن میں ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ۔ (۵۰ / ۱۹)

اور موت کی بے ہوشی حقیقت کھولنے کو طاری ہوگئی۔

لیکن اس کا اکثر استعمال کسی نشہ آور چیز کے استعمال سے عقل و ہوش کھونے پر ہوتا ہے، کیونکہ سکر شراب اور ہر نشہ آور چیز کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا (۱۶ / ۶۷)

اور کھجور اور انگور کے میوؤں سے بھی (تم) ان سے شراب بناتے ہو اور عمدہ رزق (کھاتے ہو)۔

اور سکر بمعنی شراب سے مدہوش ہونا اور صفت سکران ہے۔ مونث سَکْرٰی اور اس کی جمع سُکارٰی آتی ہے (منجد)۔

۳۔ غَمَرَ: کے معنی بیہوشی طاری ہونا اور غمرات الموت کے معنی موت کی تکالیف اور سختیاں ہیں جس سے انسان کے ہوش و حواس جاتے رہیں (منجد) غمرۃ کثیر پانی کو بھی کہتے ہیں جس کی اتھاہ معلوم نہ ہوسکے۔ ابن الفارس غمر کے معنی شدائد اور سختیوں کی وجہ سے عقل و ہوش کا مستور ہونا لکھتے ہیں (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا

اور کاش تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھو جب وہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں اور فرشتے اُن کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی جمع فِقَار اور فِقْرات آتی ہے۔ اور فَقَرَ الْخَرَزَ بمعنی موتی کے پرونے کے لیے اس میں سوراخ کرنا۔ اور فَاقِرَۃٌ ایسی مصیبت کو کہتے ہیں جو ریڑھ کی ہڈی کو توڑ دے (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَوُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍۭ بَاسِرَۃٌ تَظُنُّ اَنۡ یُّفۡعَلَ بِہَا فَاقِرَۃٌ (۷۵/۲۵) — اور کتنے منہ اس دن اداس ہیں، خیال کرتے ہیں کہ ان پر وُہ آئے جس سے ٹوٹے کمر۔ (عثمانیؒ)

۵۔ جَذَّ: کسی سخت چیز کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا (تفصیل کاٹنا میں دیکھیے)

ماحصل: (۱) نَکَثَ: بیع، قسم اور عہد توڑنے یا بنی ہُوئی چیز کو ادھیڑنے کے لیے۔

(۲) نَقَضَ: کسی بھی چیز کو ادھیڑنے، شیرازہ بکھیرنے اور پختہ عہد اور قسم کو توڑنے یا حیلہ بہانہ سے خراب کرنے کیلیے

(۳) اَنْقَضَ: کسی چیز کو اس طرح توڑنا کہ کڑکڑانے کی آواز پیدا ہو۔

(۴) فَقَرَ: کمر کی ہڈی توڑنے سے مخصوص ہے۔

(۵) جَذَّ: کسی سخت چیز کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

تہمت لگانا ——— دیکھیے "پھینکنا"

۲۵ ——— توفیق دینا

کے لیے وَفَّقَ اور اَوْزَعَ کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں:

۱۔ وَفَّقَ: وَفَقَ بمعنی دو چیزوں کے درمیان مطابقت اور ہم آہنگی (مف) اور وَفَّقَ بمعنی موافق بنانا۔ اور وَفَّقَ اللہُ بمعنی اللہ تعالیٰ کا حالات کو کسی کام کے موافق بنا دینا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیۡنَہُمَا (۴/۳۵) — اگر وُہ دونوں صلح کرا دینا چاہیں تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔

۲۔ اَوْزَعَ: وَزَعَ بمعنی روکنا۔ وَزَعَ الْجَیْشَ بمعنی فوج کو ترتیب وار صفوں میں رکھنا اور وَزَّعَ اور اَوْزَعَ بمعنی تقسیم کرنا۔ پراگندہ کرنا (لغت اضداد) اور اَوْزَعَ الشَّیْئَ بمعنی الہام کرنا اور اِستوزع اللہ شکرہ خدا تعالیٰ سے شکر کی توفیق چاہنا (منجد) اور اوزع اللہ فلانا بمعنی اللہ تعالیٰ نے فلاں کو شکر گزاری کا الہام کیا (مف) ارشادِ باری ہے:

قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ۔ (۲۷/۱۹) (۴۶/۱۵) — تو کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق عنایت کر کہ جو احسان تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں، اُن کا شکر ادا کروں۔

ماحصل:

(۱) وَفَّقَ اللہُ: اللہ کا حالات کو کسی کام کے لیے سازگار بنانا۔

(۲) اَوْزَعَ اللہُ: اللہ تعالیٰ کا کسی کے دل کو کسی کام کے لیے سازگار بنانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- مَعَرَّۃٌ: ہر قسم کی مضرت پر بولا جاتا ہے۔ عَبِرَ کے معنی خارش زدہ ہونا۔ اور مَعَرَّۃ کا اطلاق ہر طرح کے دکھ۔ رنج۔ خرابی۔ سختی اور گالی گلوچ پر ہوتا ہے (منجد۔ مف) اور ابن الفارس کے نزدیک مَعَرَّۃ ایسے دکھ اور رنج کو کہتے ہیں جو انسان کو کسی گناہ یا نامناسب کام کے نتیجہ میں پہنچے (م۔ل) قرآن میں ہے:

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ (۴۸/۲۵)

اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم جانتے نہ تھے کہ تم اُن کو پامال کر دیتے تو تم کو اُن کی طرف سے نادانستہ نقصان پہنچ جاتا۔

۳- فساد: (ضد اصلاح) ایسی خرابی کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے حدِ اعتدال سے کمی بیشی واقع ہونے پر ظاہر ہو اور اس کا توازن بگاڑ دے (مف) قرآن میں ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ (۳۰/۴۱)

لوگوں کے (بُرے) اعمال کی وجہ سے بحر و بر میں فساد رُونما ہو گیا۔

ماحصل: (۱) خبال: ایسی خرابی جس کا اثر اعضا و جوارح پر ہو۔ مستقل روگ۔

(۲) معرۃ: ایسی خرابی جو کسی نامناسب کام کے نتیجہ میں واقع ہو۔

(۳) فساد: حدِ اعتدال میں بے اعتدالی کی وجہ سے پیدا شدہ خرابی۔ معاشرہ کا بگاڑ۔

۶ — خراب کرنا — ہونا

کے لیے خَرِبَ اور اَخْرَبَ، فَسَدَ اور اَفْسَدَ، عَابَ، اَسَنَ، شَنَّ اور سَنِهَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- خَرِبَ اور اَخْرَبَ: خَرِبَ بمعنی کسی کھیتی یا عمارت کا ویران و برباد یا اجاڑ ہونا۔ بے آباد ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا (۲/۱۱۴)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام ذکر کیے جانے سے منع کرے اور اُن کی ویرانی کی کوشش کرے۔

اور اَخْرَبَ (ضد عَمَّرَ) بمعنی کسی آباد جگہ کو بے آباد کرنا۔ کسی تعمیر کو گرانا اور ڈھانا۔ کسی کھیتی کو ویران کرنا اور اجاڑنا ہے (مف) قرآن میں ہے:

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ (۵۹/۲)

اللہ نے ان یہودیوں کے دلوں میں دہشت ڈال دی کہ وُہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں اُجاڑنے لگے۔

۲- فَسَدَ اور اَفْسَدَ: فساد بمعنی بگاڑ (ضد اصلاح) ہر وُہ کام جو خلافِ شرع ہو خواہ اس کا تعلق اعمال سے ہو یا عقائد سے۔ اور فَسَدَ بمعنی کسی چیز میں بگاڑ پیدا ہونا اور اَفْسَدَ بمعنی خراب کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَنْهَرْ (۹۳/۹) جھڑکو۔

۴۔ سَخَرَ: سَخِرَ بمعنی ہنسی مذاق اُڑانا۔ اور سَخَّرَ میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) زبردستی (۲) مقصد برآری (م۔ل) یعنی کسی چیز کو کسی مقصد کی طرف زبردستی لے جانا۔ زبردستی کام پر لگا دینا۔ حکم کا بندھا ہونا۔ اس میں کسی کی مرضی یا پسندیدگی کو کچھ دخل نہیں۔ یہ لفظ بالعموم کائنات کے تسخیری امور کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ (۱۴/۳۳)	اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا کہ دونوں مسلسل ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور (اسی طرح) دن اور رات کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (۴۳/۳۲)	اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکے۔

۵۔ رَهِقَ: بمعنی ایک چیز کے اُوپر دوسری چیز کا چڑھ جانا اور اسے چھپا لینا (مف) اور رَهِقَهُ الْأَمْرُ بمعنی کسی معاملہ نے اسے بزور جبر دبا لیا (منجد) گویا رَهِقَ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) زبردستی (۲) چڑھ کر ڈھانپنا یا چھپانا۔ ارشادِ باری ہے:

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ (۶۸/۴۳)	اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور اُن پر ذلت چھا رہی ہو گی۔

ماحصل: (۱) اِکْرَاہ: میں دل کی ناپسندیدگی اور زبردستی۔

(۲) جَبْر: میں زبردستی اور اصلاح۔

(۳) قَهْر: میں زبردستی اور دباؤ۔

(۴) سَخَّرَ: میں زبردستی اور مقصد برآری اور

(۵) رَهِقَ: زبردستی اور چھانا یا چھپانا کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

۳ ــــــ زخم

کے لیے قَرْحٌ[۱] اور جُرُوْحٌ[۲] کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ قَرْحٌ: بمعنی پھوڑا پھنسی۔ خارش۔ زخم (ج قروح) یہ اندرونی اثر سے بھی ہو سکتا ہے اور خارجی سے بھی۔ بمعنی پھوڑے پھنسیاں اور ان کی وجہ سے پیدا شدہ زخم (منجد) پھر ان زخموں سے پیدا ہونے والے درد و الم پر بھی قرح کا اطلاق ہوتا ہے (مف) قروح دراصل ایسے زخموں کو کہتے ہیں جن کا اثر جلد تک محدود ہو خواہ جلد چھل جائے یا خراشیں ہوں یا پھوڑے پھنسیاں۔ قرآن میں ہے:

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ	اگر تمہیں زخم پہنچے ہیں تو اس قوم (کافروں) کو بھی تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف

۱۔ فائدہ۔ فائدہ دینا

کے لیے نَفَعَ، مَتَّعَ، رَبِحَ اور مَآرِب کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نَفَعَ: بمعنی کسی اچھی چیز کا یا اس سے کچھ حصہ ملنا۔ فائدہ ہونا (م۔ ل) ضد اس کی ضرر ہے۔ بمعنی تکلیف۔ نقصان۔ اس کا استعمال عام ہے۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا۔ (۱۳/۱۶)

تم نے خدا کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے جو خود اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

۲۔ مَتَّعَ، مَتَاع بمعنی سامانِ زیست میں سے ہر وُہ چیز جس سے انسان یا کوئی جاندار اپنے زندہ رہنے کے لیے فائدہ اٹھاتا ہے وُہ مَتَاع ہے (ج امتعۃ) اور مَتَّعَ بمعنی ایسے ہی سامان سے فائدہ اٹھانا۔ ارشادِ باری ہے:

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ۔ (۷۹/۲۲)

اسی نے زمین سے اس کا پانی نکالا اور چارہ اگایا اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔ یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیے (کیا)

اور مَتَّعَ بمعنی کسی دوسرے کو ایسا سامان دینا جس سے وُہ فائدہ اٹھا سکے۔ فائدہ پہنچانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ (۲/۲۳۶)

اور ان (مطلقہ بیویوں) کو خرچ (سامانِ زیست) بھی دو فراخی والا اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔

اور تَمَتَّعَ بمعنی خود فائدہ حاصل کرنا۔ مزے اڑانا۔ جیسے فرمایا:

تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ (۱۱/۶۵)

اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھا لو۔

۳۔ رَبِحَ: وُہ فائدہ جو خرید و فروخت سے حاصل ہو (مف) مالِ تجارت میں فائدہ ہونا۔ اور اس کی ضد خسر ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا

سو اُن کی تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا۔ اور نہ وُہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح استعمال ہوتا ہے۔ لازم ہو تو آنا کا معنی دے گا جیسے ھَلُمَّ اِلَیْنَا (۳۳/۱۸) یعنی ہمارے پاس چلے آؤ اور بطور متعدی استعمال ہو تو لانا کا معنی دے گا۔ قرآن میں ہے:

قُلْ ھَلُمَّ شُھَدَآءَ کُمُ (۶/۱۵۰) — آپ کہہ دیجئے کہ اپنے گواہ لے آؤ۔

۴۔ ھَاتُوْا: اہل لغت کے نزدیک یہ لفظ اصل میں اٰتُوْا ہی ہے جو اٰتٰی سے امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اور یہ لفظ اسم امر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ابن الفارس کے نزدیک اس کا معنی بھی چیخ کر پکارنا ہے۔ "یَدُلُّ عَلَی الصَّیْحَۃِ" (م ل) مگر بعض کے نزدیک اس کے معنی ادھر لانے یا جلدی لاؤ کے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۲/۱۱۱) — آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

۵۔ اَجَآءَ: مجبور اور لاچار کر کے لانا (مف) اضطراراً لانا یا لانے کا باعث بننا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَجَآءَھَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ (۱۹/۲۳) — پھر دردِ زہ حضرت مریمؑ کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔

۶۔ اَجْلَبَ: جَلَبَ بمعنی کسی چیز کو چلانا اور ہنکانا۔ اور اجلب علیہ بمعنی کسی کو چلا کر اسے زبردستی آگے بڑھانا ہے (مف) قرآن میں ہے:

وَاَجْلِبْ عَلَیْھِمْ بِخَیْلِکَ وَرَجِلِکَ (۱۷/۶۴) — اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا کر لاتا رہ۔

ماحصل: (۱) جَآءَ بِ: اس کا استعمال عام ہے۔ (۲) اٰتٰی بِ: کسی بات کے نتیجہ کے طور پر لانا۔ (۳) ھَلُمَّ: جب پکار کر لانے کو کہا جائے۔ (۴) ھَاتُوْا: بمعنی ادھر لاؤ۔ یہاں لاؤ۔ (۵) اَجَآءَ: کسی چیز کو اضطراراً لانا۔ لانے کا باعث بننا۔ (۶) اَجْلَبَ: پیچھے سے کسی کو زبردستی ہنکا کر لانا۔

۳ — لائق ہونا

کے لیے یَنْبَغِیْ، اَجْدَرُ، اَوْلٰی اور حُقَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ یَنْبَغِیْ: اِنْبَغٰی بمعنی سہل اور آسان ہونا۔ اور ینبغی بمعنی لائق ہونا۔ مناسب ہونا (منجد) اور یہ لفظ کسی ایسے فعل کے لیے آتا ہے جس کے لیے وہ مسخر ہو۔ کہتے ہیں اَلنَّارُ یَنْبَغِیْ اَنْ تُحْرِقَ الثَّوْبَ یعنی کپڑے کو جلا ڈالنا آگ کا خاصہ ہے (مف) صرف یہی واحد مذکر غائب مضارع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اور ان امور کے متعلق آتا ہے جو فطرت میں داخل یا شامل ہوں۔ لغوی اعتبار سے یہ نفی اور اثبات دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے۔ اثبات کی مثال قرآن میں نہیں ہے۔ تاہم اوپر دی جا چکی ہے۔ منفی کی مثال قرآن میں یوں ہے:

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ (۳۶/۴۰) — سورج کے لیے نہ مناسب ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولؐ اللہ کی آمد پر جو گیت گاتی تھیں اس کا پہلا مصرع یہ تھا طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا۔ قرآن میں سیاروں کے نمودار ہونے کے لیے طَلَعَ کا لفظ نہیں آیا۔ البتہ فجر کے متعلق آیا ہے (یا پھر سورج کے متعلق) اور فجر کی روشنی سورج سے بہرحال بہت کم ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۹۷/۵) یہ (رات) طلوعِ صبح تک (امان اور) سلامتی ہے۔

ماحصل:

(۱) خَرَجَ: نکلنا۔ عام استعمال ہے۔
(۲) بَرَزَ: میدان میں نکلنا سامنے آجانا۔
(۳) نَفَرَ: جنگ یا کسی مہم پر نکلنا۔
(۴) غَزٰی: یہ لفظ جہاد پر روانہ ہونے کیلیے مخصوص ہے۔
(۵) زَهَقَ: ہزیمت خوردہ یا مضمحل ہو کر نکل بھاگنا۔
(۶) نَفَذَ: آر پار نکل جانا۔
(۷) سَلَّ: کھسک جانا۔
(۸) لَاذَ: اوٹ کی تلاش میں نکلنا۔
(۹) دَفَقَ: قوت اور زور سے آگے بڑھنا۔ اچھل کر نکلنا۔
(۱۰) شَرَقَ: سورج کا نکلنا۔
(۱۱) طَلَعَ: نجوم و کواکب (سورج سمیت) کا نکلنا۔ عام ہے۔

۲۳ ـــــ نکالنا

کے لیے اَخْرَجَ، بَرَّزَ اور طَرَدَ کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ اَخْرَجَ: نکالنا۔ اس کا استعمال عام ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (۹/۴۰) اگر تم رسولؐ کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اس وقت مدد کی جب اسے کافروں نے نکال دیا تھا۔

۲۔ بَرَّزَ: بمعنی سامنے لانا (تفصیل اوپر دیکھیے) قرآن میں ہے:

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى (۷۹/۳۶) اور دوزخ دیکھنے والے کے لیے سامنے رکھ دی جائے گی۔

۳۔ طَرَدَ: کسی کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دُور کر دینا۔ ہٹا دینا (مف) سختی سے دفع کرنا (ف ل ۱۸۸)

ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (۶/۵۲) اور ان لوگوں کو مت نکال جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔

ماحصل:

(۱) اَخْرَجَ: "نکالنا" کے لیے عام ہے۔
(۲) بَرَّزَ: کسی چیز کو نکال کر سامنے کھلی جگہ میں لے آنا۔
(۳) طَرَدَ: حقیر و ذلیل سمجھ کر کسی کو نکال دینا۔

۲۴ ـــــ نگاہ

کے لیے بَصَر اور طَرْف کے الفاظ قرآن میں آتے ہیں۔

۱۔ بَصَر: بمعنی آنکھ بھی اور آنکھ کا عمل یعنی نظر یا نگاہ اور دیکھنا بھی ہے۔ اور اس لفظ سے صرف دیکھنے کا عمل واضح ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (۵۳/۹) پھر وُہ کمان کے دونوں سروں یا اس سے بھی کم فاصلہ پر ہو گیا۔

۳۔ جُنَّةٌ : بمعنی جارحانہ ہتھیاروں سے بچاؤ کی ہر چیز۔ ڈھال (منجد) پھر کنایۃً ہر اس چیز کو بھی جُنَّة کہہ دیتے ہیں جو اپنے بچاؤ کے لیے ڈھال کا سا کام دے۔ ارشاد باری ہے:

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً (۵۸/۱۶) انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا۔

۴۔ سابغ : سبغ میں کشادگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ سَابِغ بمعنی پوری اور لمبی زرہ۔ اسبغ الرجل بمعنی اس نے پوری زرہ پہنی (منجد)

۵۔ سَرْد : بمعنی زرہ بھی اور زرہ کی کڑیاں بھی (منجد) ارشاد باری ہے:

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازہ سے جوڑو۔ (۳۴/۱۱)

۶۔ دُسُر، دَسَرَ بمعنی نیزہ مارنا۔ اور دَسَرَ السَّفِيْنَةَ بمعنی رسی یا میخ سے کشتی کی مرمت کرنا۔ بنانا۔ اور دَسَرَ الشَّيْءَ بمعنی میخ لگانا۔ دِسَار بمعنی میخ (ج دُسُر) ارشاد باری ہے۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ اور ہم نے نوحؑ کو ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی، سوار کر دیا۔ (۵۴/۱۳)

۷۔ مَقَامِع : قَمَعَ بمعنی دُرہ یا کوڑے مارنا۔ اور مِقْمَعَة (ج مَقَامِع) لکڑی یا لوہے کا ہنٹر جس سے سزا دی جائے (منجد) مِقْمَع (ج مقامع) ہر وُہ چیز ہے جس سے پیٹ پیٹ کر کسی کو مطیع و مقہور کیا جائے (مف) قرآن میں ہے:

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (۲۲/۲۱) اور اُن کو (مارنے ٹھوکنے) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے

(ج) ــــ برتن اور باورچی خانہ

اِنَاء بمعنی برتن (ج اٰنِيَة۔ جج اوانی) اور انی الحمیم بمعنی پانی گرم ہو گیا۔ اور حَمِيْمٍ اٰنٍ (۵۵/۴۴) بمعنی گرم پانی اور مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ (۸۸/۵) گرم کھولتے چشمہ سے۔ نیز قرآن میں ہے، غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ (۳۳/۵۳) بمعنی نہ انتظار کرنے والے اس کے پکنے کی (عثمانی) اس لحاظ سے اِنَاء وُہ برتن ہے جس میں کھانا پکایا جائے۔ بعد میں اس لفظ کا استعمال کھانے پینے کے عام برتنوں پر بھی ہونے لگا۔ ارشاد باری ہے:

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ (۷۶/۱۵) (خدام) چاندی کے برتن اور پیالے لیے ہوئے ان کے ارد گرد پھریں گے۔

۲۔ قُدُوْر : (واحد قِدْر) بمعنی ہنڈیا جس میں کھانا یا سالن وغیرہ پکایا جاتا ہے (تصغیر قُدَيْرَة یعنی چھوٹی ہنڈیا) (منجد)

۳۔ جِفَان : (واحد جفنة) بمعنی بڑا پیالہ۔ اور جَفَنَ النَّاقَةَ بمعنی اونٹنی کو ذبح کر کے بڑے بڑے پیالوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ